بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سلسلہ ۲۵

خورشیدِ رسالت

(از)

جناب باقر منظور صاحب

(بہ اہتمام)

مقبول کرانہ اسٹور مشیر آباد

ناشر

ادارہ تبلیغ مہدویہ

۳-۶۷-۶-۱ جامع مسجد مہدویہ مشیر آباد

حیدرآباد - ۵۰۰۰۴۸ - آندھرا پردیش

بارِ اول ۱۴۰۰ ہجری / ۱۹۸۰ عیسوی تعداد (۱۰۰۰)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

لَآ اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہ

کوئی معبود اللہ کے سوا نہیں محمد اللہ کے رسول ہیں

اَللّٰہُ اِلٰـهُنَا مُحَمَّدٌ نَبِیُّنَا

اللہ ہمارا معبود ہے محمد ہمارے نبی ہیں

اَلْقُرْاٰنُ وَالْمَهْدِیْ اِمَامُنَا اٰمَنَّا وَصَدَّقْنَا

قرآن اور مہدی ہمارے امام ہیں ہم ان پر ایمان لائے اور ہم نے ان کی تصدیق کی

اظہار

کارکنان ادارۂ تبلیغِ مہدویہ اپنی پچیسویں اشاعت الموسوم بہ "خورشید رسالت" منظوم نذرانۂ عقیدت بہ حضور خاتم النبیین رحمت اللعالمین محمدؐ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شائع کر رہے ہیں جو قوم کے معروف شاعر جناب باقر منظور صاحب کی ایک ولولہ انگیز نظم ہے۔

یہ کلام اپنے دامن میں ایک ایسا پیام رکھتا ہے جس کو اپنا کر غلامانِ محمدیؐ اور خصوصاً مہدوی اپنی کھوئی ہوئی عظمت حاصل کر سکتے ہیں۔

ہم پروردگارِ عالم سے دعاگو ہیں کہ ہمارے دلوں کو نورِ ایمانی سے منور کر دے اور رسولِ مقبول صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت سید محمدؐ جونپوری مہدی موعود علیہ السلام کی تعلیمات پر صدقِ دل سے عمل پیرا ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ فقط

سید محمود
خازن

۳۱۔ اگسٹ ۱۹۸۰ء
۲۰ شوال ۱۴۰۰ ہجری
بروز یکشنبہ

ادارۂ تبلیغ مہدویہ مشیرآباد

خورشیدِ رسالت

(۱)

مسعود و مبارک ہیں یہ میلاد کے جلسے — اِس ذکر کا آغاز ہے تنویرِ ازل سے
یہ ذکر ہی موسوم ہے تحریکِ عمل سے — ربط اِس کا ہے بیداریٔ اقوام و ملل سے
یہ ذکرِ محمدؐ ہی تو قرآن کی جان ہے
اسلام کے پیکر میں یہی روحِ رواں ہے

(۲)

توصیف بشر کیسے ہو شایانِ محمدؐ — ہیں کون و مکاں بندہ احسانِ محمدؐ
خود خالقِ اکبر ہے ثناخوانِ محمدؐ — قوسین کی منزل حدِ عرفانِ محمدؐ
اے باعثِ تخلیقِ دو عالم شہہِ والاؐ
ہے دونوں جہاں میں تری رحمت کا اُجالا

(۳)

قرآن اور جہدی لطف و کرم ہے شہہِ والاؐ — تو شاہِ عربؐ میرِ عجم ہے شہہِ والاؐ
[illegible]د اور عدم ہے شہہِ والاؐ — تو مرکزِ تقدیسِ حرم ہے شہہِ والاؐ
تو فرش کا مختار بھی ہے عرش نشیں بھی
ہے دولتِ ممکن تری رحمت کا یقیں بھی

(۴)

پیشانیٔ آدمؑ بھی ترے نور سے چمکی — معلوم حقیقت ہے مسیحاؑ کے بھی دم کی

تخلیق ہوئی تیرے لئے لوح و قلم کی　　خود خامۂ قدرت نے ثنا تری رقم کی
تو نقطۂ اول ید قدرت کے قلم کا
آئینہ تری ذات ہے خالق کے کرم کا

(۵)

موسیٰؑ کی جلالت ترے بدلے ہوئے تیور　　یوسفؑ کی صباحت ہے کہ عکس رخ انور
قرآن کے الفاظ میں تو صاحب کوثر　　بندوں کی نگاہوں میں ہے تو شافع محشر
وابستہ ترے دم سے ہی امید کرم ہے
ہم ذرۂ کمتر ہیں تو خورشید کرم ہے

(۶)

جیتے ہیں مسلمان تری رحمت کے سہارے　　مفلوج زباں ہے وہ جو تجھ کو نہ پکارے
یہ چاند یہ سورج یہ چمکتے ہوئے تارے　　انگشت مبارک کے سمجھتے ہیں اشارے
جب حکم دیا تو نے تو سورج پلٹ آیا
تو نے ہی جگر چاند کا شق کر کے دکھایا

(۷)

سرچشمۂ فیضان وفا ہے تری سیرت　　ہے تری محبت ہی تو ایماں کی علامت
ہر بندۂ مومن پہ ہے واجب تری طاعت　　تیرے ہی کرم سے ملی قرآن کی دولت
اسلام ہے ممنون ترے حسن عمل کا
اک مرکز انوار ہے تو حسن ازل کا

(۸)

کچھ لوگ گریزاں ہیں تری راہ عمل سے　　جینے کیلئے مرتے ہیں ڈرتے ہیں اجل سے

آج اور بیگر نظر آنے لگے کل سے — یہ سچ ہے عقیدت سے منا لیتے ہیں جلسے

اُلفت کا تقاضا ہے کہ سیرت پہ عمل ہو
اعمال بھی اچھے ہوں عقیدہ بھی اٹل ہو

(۹)

اعمال کا کچھ حال بیاں ہو نہیں سکتا — کیا حال ہے کیا قال بیاں ہو نہیں سکتا
الحاد کا اقبال بیاں ہو نہیں سکتا — لفظوں میں یہ احوال بیاں ہو نہیں سکتا

پھر ظلمتِ بدعت نے ہمیں گھیر لیا ہے
مولا تری رحمت نے بھی منہ پھیر لیا ہے

(۱۰)

دنیا ہمیں کہتی ہے کہ غفلت کے ہیں مارے — احساس یہ ہوتا ہے کہ گردش میں ہیں تارے
کل شمعِ سرِ راہگذر تھے جو ستارے — وہ اب ہمیں دکھلاتے ہیں عزت کے نظارے

اے رحمتِ عالم نگہِ لطف ادھر بھی
ہو پھر سے عطا ذوق سفر عزم سفر بھی

(۱۱)

تبلیغ سے غفلت نے دن ایسے بھی دکھائے — اپنے بھی نظر آنے لگے آج پرائے
ہم اپنے عقائد سے بھی شاکی نظر آئے — اِس منزل دشوار سے اللہ بچائے

آثارِ حقیقت پہ عقیدت کا گماں ہے
حق بات بھی اب حُسنِ سماعت پہ گراں ہے

(۱۲)

مالک ترے بندے ہیں کرم اتنا تو کر دے — آئینہ بنا دل کو دعاؤں میں اثر دے

پیمانۂ دل بادۂ توحید سے بھر دے
اٹھ جائیں نگاہوں سے توہم کے یہ پردے
ہو پیشِ نظر سیرتِ سلطانِ مدینہ
غرقاب نہ ہو فہم و بصیرت کا سفینہ

(۱۳)

اے کاش کہ توفیقِ عمل ایسی خدا دے
جو قلب و نظر کو بھی مسلمان بنا دے
سوئی ہوئی تقدیرِ بصیرت کو جگا دے
ہیں تشنہ نظر شربتِ دیدار پلا دے
یوں اُسوۂ سرکارؐ دو عالم پہ نظر ہو
قرآن بنے تیغ تو سیرت کی سپر ہو

(۱۴)

قرآن بدل تیغ بکف راہِ وفا میں
چلتے رہیں ہم مہرِ شریعت کی ضیا میں
یہ حال ہمارا ہے ماحولِ ولا میں
دیوانے بنیں اُلفتِ محبوبِ خدا میں
ملتا ہے پتہ رب کا محمدؐ ہی کے در سے
مہدیؑ کا تعلق بھی ہے بے شک اِسی گھر سے

(باقر منظور)

فرامین حضرت میراں سید محمد جونپوری مہدی علیہ السلام

* فرمودند۔ "ایمانِ دانا دانا، ایمان نادان نادان"
  فرمایا "دانا کا ایمان دانا اور نادان کا ایمان نادان"
* فرمودند "دعویٰ بے عمل مردود"
  فرمایا "بے عمل کا دعویٰ مردود ہے"
* فرمودند "بے ترکِ دنیا ایمان نیست"
  فرمایا "دنیا کو ترک کیے بغیر ایمان (کامل) نہیں نصیب ہوتا"

اراکین ادارۂ تبلیغ مہدویہ

دفتر جامع مسجد مہدویہ نمبر ۱-۶-۶۷۳ مشیر آباد آندھرا پردیش حیدرآباد

(۵۰۰۰۴۸)

صدر

سید حمید شمیم نصرتی

نائب صدور

۱- سید علی متولی جامع مسجد مہدویہ ۲- محمد صاحب

معتمدین

۱- محمد ابوبکر

۲- محمد عبدالقادر بی اے

نائب معتمدین

محمد عمر چاند — محمد صدیق

خازن —— سید محمد نواز

(انتظامی کمیٹی)

۱- سید عبدالقادر شکیب

۲- محمود خاں

۳- سید دلاور خوندمیری

۴- سید عبدالوہاب اسحاقی بی اے

۵- سید یعقوب مسعود ایم اے

۶- سید شہاب الدین بی کام

۷- مرزا غلام محمد بیگ ایم اے

۸- سید امیر محمد شمس بی ایس سی

۹- الحاج سیف خاں

۱۰- سید میراں کنٹراکٹر

۱۱ مرزا فاروق بیگ

۱۲- سید محمد مخصوص الزمانی

۱۳- محمد عبدالکریم